OQASA

جمہوریت کی طرز حکومت کا مختصر جائزہ

عنایت اللہ

نمبرا۔مذہب کے نظریات ،مذہبی تعلیمات ،ضابطہ حیات اور دستور حیات کا نصاب پیغمبران کو الہام یا وحی کے ذریعہ انسانیت کی فلاح اور رہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ ودیعت کرتا رہا ہے۔جسکی بنیاد حسن اخلاق ،حسن کردار ،حسن عمل ،حسن صفات اور فطرت کی حسین اور روح پرور صداقتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔وہ نظام حیات نوع انسانی کو انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک کے لئے ایسے ضوابط اور اصول اور طریقہ کار سے آگاہی بخشتا ہے۔جو انسانیت کیلئے فلاح اور بہبود کے ضامن ہوتے ہیں۔جس سے اخوت و محبت کی خوشبو اور ادب و احترام کی مہک سے انسانی فضا معطر ہوتی ہے۔پیغمبر کے اخلاق ،پیغمبر کے اعمال ،پیغمبر کی صفات ،پیغمبر کی صداقتیں اور پیغمبر کے اوصاف اور پیغمبر کے علوم اس کائنات کے تمام اوصاف و علوم کے پیغمبر ہوتے ہیں۔پیغمبر اور سکالر ،عارف اور جاہل ،نور اور ظلمات نمرود اور ابراہیم ،موسیٰ اور فرعون ،حضرت حسینؓ اور یزید کے ووٹ کا وزن کیسے برابر ہوسکتا ہے۔وہ تو ایک دوسرے کی ضدیں ہیں۔حق اور باطل کو ایک ترازو میں تول ڈالنا جمہوریت کا خاصا ہے۔پیغمبران کی امتوں پر جمہوریت کے سیاستدانوں ،حکمرانوں کے تیار کردہ ضابطہ حیات کو ،انکے نظریات کو ،انکے قوانین و ضوابط کو ،انکے تعلیمی نصاب کو ،پیغمبران کی امتوں پر سرکاری طور پر نافذ العمل کرنا۔پیغمبران کے نظریات ،انکی تعلیمات ،انکے حسن عمل ،حسن اخلاق ،حسن کردار ،انکے حسن صفات اور انکی صداقتوں پر مشتمل الہامی تعلیمی نصاب کا قاتل ہے۔یہ کیسے ممکن ہے کہ زندگی فرعون کی گذاریں اور عاقبت موسیٰ کی مانگیں۔مذہب کی تعلیمات اور عمل سے ملتیں پروان چڑھتی ہیں۔علم اور عمل میں فرق ہو تو مذاہب اور امتوں کی بقا ممکن ہی نہیں۔

۲۔اسی طرح جمہوریت کے نظریات ،اسکا تعلیمی نصاب اسکا ضابطہ حیات اور اسکے دستور کے اصول و ضوابط جمہوریت کے دانشور ،سکالر اور سیاسی مفکرین وقت کی ضرورت کے مطابق تیار کرتے اور نافذ کرتے رہتے ہیں۔جمہوریت اقلیت اور اکثریت کے ترازو سے پروان چڑھتی ہے۔یاد رکھو جہاں اکثریت کاذب اور جاہل ہو ،جہاں اکثریت پر مشتمل حکومت قائم ہو۔جس حکومت کو اکثریت چلاتی ہو ،وہاں صداقتوں کا سفر کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔اور کیسے طے کیا جاسکتا ہے۔جب باطن مذہب کی صداقتوں کی عبادت کا پجاری ہو اور ظاہر جمہوریت کے بے دین سیاستدانوں کے نظام ،احکام اور قوانین و ضوابط کے روح سوز عمل سے دوچار ہو۔تو ضمیر کے چہرے پر نفرت کا اظہار کیسے روکا جاسکتا ہے۔انبیا کی امتوں کے ساتھ صدیوں سے کتنا بڑا مذہبی دھوکہ اور کتنی بڑی نظریاتی ڈاکہ زنی جاری ساری ہے۔کہ انکی امتوں کے فرزندان کو انکے نظریات ،انکے دستور حیات سے حکومتی بالادستی کی طاقت سے الگ کیا جارہا ہے۔اور انکو اقتدار کی نوک پر باطل ،غاصب جمہوریت کے مذہب کے نظریات اور اسکے دستور حیات اور اسکی تعلیم و تربیت کو سرکاری سطح پر کاربند بنایا جارہا ہے۔انبیا علیہ السلام کا الہامی ،روحانی ،اخلاقی اور دینی حسن چھپتا جارہا ہے اور انکی امتوں کی نظریں اس فطرتی حسن کو دیکھنے کیلئے مشتاق اور منتظر کھڑی ہیں۔یا اللہ اس سورج کو طلوع فرما جو جمہوریت کے ظلمات کو ختم کردے۔امین جمہوریت ایک ایسا سیاسی نظام حکومت ہے۔جسکی تعریف اسکے سیاسی دانشور اور مفکر اس طرح کرتے ہیں۔

نمبر۱۔عوام کی رائے اور الیکشن کے ذریعے لائی ہوئی حکومت ،عوام کی حکومت اور عوام کی خاطر۔

نمبر۲۔ دینی حکومت اللہ تعالٰی کی حاکمیت ہے،اللہ کے بندوں پر ،اللہ تعالٰی کی خاطر

نمبر۳۔ جمہوریت اپنی تمام خوبیوں اور خامیوں، تمام فوائد اور نقصانات کے با وجود کبھی دینی حکومت نہیں ہو سکتی۔اللہ تعالٰی اور انبیا کا مرتبہ کسی کے ووٹ کا محتاج نہیں۔

ك نمبر۴۔عوام سے پہلے بھی تمام ادیان کو جمہوری رائے عامہ کے حوالے کر کے ك ختم کیا جاتا رہا۔دین محمدیﷺ کی رائے یا کثرت رائے یا کسی سیاستدان یا اسمبلی یا کسی حکمران یا کسی بادشاہ یا کسی قائد کی مرضی یا فیصلے سے بدلا نہیں جا سکتا۔اس دین میں نہ ترمیم ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی قسم کی کمی بیشی ممکن ہے۔کثرت رائے کو دین کے تابع رہنا پڑے گا۔ورنہ دین انکے تابع ہو جائیگا۔

نمبر۵۔جمہوریت اور ادیان عالم نہ ہم مرتبہ ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ہمسفر ہو سکتے ہیں۔انکی منازل مختلف اور متضاد ہیں۔جمہوریت کے ذریعہ دینی انقلاب یا دینی معاشرہ قائم کرنا ممکن ہی نہیں اسلام کے نام پر جو سیاسی جماعتیں جمہوریت کے دین کش نظام حکومت میں شامل ہو کر حکومتیں بناتی، چلاتی اور اسکے نظام کی اطاعت کرتی اور اسکی افادیت سے برابر استفادہ کرتی ہوں۔اور وہ دین کے ضابطہ حیات کے خلاف قانون سازی کے جرم کی مرتکب بھی ہوتی آرہی ہوں وہ کیسے اسلامی انقلاب کی داعی بن سکتی ہیں۔وہ خود بھی دھوکے میں ہیں۔انکے پیروکار بھی بدنصیبی کے عمل سے دوچار ہیں۔کثرت رائے یزید کے پاس ہو تو بھی صداقت اور شہادت حضرت امام حسینؓ اور انکے قافلے کے عمل میں مضمر ہوتی ہے۔

نمبر۶۔انبیاء علیہ السلام کے ادیان کو چھوڑ کر سیاسی دانشوروں کے تیار کردہ باطل، غاصب نظام کو سرکاری بالادستی دے کر جمہوریت کے نظام حکومت کو قائم کرنے اور چلانے والے قائدین اپنے اپنے پیغمبران کے نظریات، انکی تعلیمات اور انکے حسن کردار، انکے حسن اخلاق، انکی اعلیٰ صفات اور تمام الہامی صداقتوں کے منکر، باغی، منافق، غدار اور قاتل ہیں۔انکی زندگی بنی نوع انسان کے ساتھ جبر ظلم، انسانی قتال اور مذہب کشی کی داستاں رقم کیئے جا رہی ہے۔جمہوریت سے منسلک سیاسی دانشور اور مذہبی رہنما پیغمبران اور انکی امتوں کے نظریات کے قاتل اور مجرم بن چکے ہیں۔وہ خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور پیغمبران کی امتوں کو بھی گمراہی کے دوزخ میں دھکیلتے جا رہے ہیں۔یا اللہ یہ بھی تیری ہی مخلوق ہے۔انکو راہ ہدایت کا مسافر بنا۔ان سے پیغمبران کے ادیان اور ان کی امتوں اور ان امتوں کی آنیوالی نسلوں کو جمہوریت کے باطل، غاصب مذہب کش قائدین اور ضابطہ حیات کے عذاب سے رہائی اور نجات عطا فرما۔امین

OQASA